دیوبندی بریلوی فرق

شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ
ابو الصالح محمد فیض احمد صاحب اویسی

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاول پور

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ فیض مقالہ

التحقیق الکامل

فی

امتیاز الحق والباطل

المعروف

دیوبندی بریلوی میں فرق

از

حضرت علامہ ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی

سے محبت و عقیدت اور ان کی نسبتوں سے نیاز مندی اور ادب ہے وہ بریلوی ہیں اور جو ان حضرات سے بے ادبی و گستاخی کا مظاہرہ کر کے بغض و عداوت کا ثبوت دیتے ہیں۔ وہ وہابی دیوبندی ہیں

اعلیحضرت بریلوی قدس سرہٗ اور ان کے متبعین نے جب ان دیوبندیوں کے تقدس کا بھانڈا چوراہے پر چور کیا تو دیوبندیوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے اہل سنت کے کئی کئی نام تجویز کئے کبھی بریلوی۔ کبھی مشرک۔ کبھی بدعتی اور کبھی رضاخانی۔ چنانچہ منظور سنبھلی نے اپنی کتاب سیف رحمانی میں بھی اسی نام سے موسوم کیا ہے۔ حالانکہ رضاخوانی نام کا کوئی کافر تو دنیا میں نہیں سبیل الرشاد صفحہ ۵ میں ہے کہ یہ خاص مولوی عبدالشکور لکھنوی کا طبعزاد لقب ہے۔ انہوں نے اہل سنت کے لئے یہ نام تجویز کیا ہے اس سے پہلے جو اس کے اکابر گذرے ہیں انہوں نے بھی کبھی اہل سنت کو فرقہ رضاخوانی نہ کہا تھا۔

لطیفہ

بلّی کو آپ نے دیکھا ہو گا کہ عاجز ہو کر ناجائز طریق پر جس طرح بھی بن پڑتا ہے حملہ کرتی ہے۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود برآرد بچنگال چشم پلنگ

اسی طرح اہل باطل بھی جب دلائل سے عاجز ہوتے ہیں تو اہل حق کو برے نام سے ملقب کر کے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں چنانچہ

۱۔ جب کفار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ سے عاجز ہوئے تو آپ

کو صابی کے نام سے موسوم کیا۔ (بخاری)

۲۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے باغیوں نے بدلہ لینا چاہا تو آپ کو بدعتی قرار دیا۔ (البدایہ والنہایہ)

۳۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خارجیوں نے بدعتی و مشرک گردانا۔ (البدایہ والنہایہ)

۴۔ ایک معتزلہ نے سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے تنگ آکر اپنے آپ کو اہل توحید والعدل اور اہل سنت کو کیا سے کہا گیا۔ (شرح عقائد نمبر ۲۱ و حاشیہ)

۵۔ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو حاسدین نے مرجئہ کے نام سے بدنام کیا۔

۶۔ ابن تیمیہ کی پارٹی نے اہل حق کو باطل پرست و اہل ہوا کے القاب سے یاد کیا

۷۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اہلسنت کو کافر و مشرک اور بدعتی گردانا اور دیوبندی، وہابی، غیر مقلد، مودودی، غلام خانی۔ پنج پیری اب سارے کے سارے محمد بن عبدالوہاب کے مقلد ہیں۔ اسی لئے اہل حق کو کافر و مشرک اور بدعتی سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ کھل کر اس نام کے استعمال سے جھجکتے ہیں کیونکہ اکثریت اہلسنت کی ہے لہٰذا اس کا اطلاق عوام پر کرتے ہیں تو ان کے حلوے مانڈے۔ نذرانے، چندے اور دیگر کاروبار بند ہوتے ہیں۔ اس لئے اہلسنت کے ایک بڑے عالم، مایۂ ناز مصنف

وصدی حاضرہ کے مجدد مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کو نشانۂ علامت بنا کر اہل سنت کے ہر فرد کو رضا خانی یا بریلوی کی نسبت لگا کر خوب گالیاں دیتے ہیں

اس کی تفصیل فقیر کی کتاب "ردسیف یمانی" میں دیکھئے۔

تنبیہ

ہم دیوبندیوں کی مخالفت ان کے ان گندے عقائد کی وجہ سے کرتے ہیں اور ہمیشہ اہل حق کا شیوہ رہا ہے کہ باطل کے بطلان کو منظر عام پر لائے۔ کیا قرآن و حدیث کے پڑھنے والے بے خبر ہیں کہ کفار و منافقین اور مشرکین کی تردید کیسے واشگاف الفاظ سے کی گئی اور اس پر بڑا زور دیا گیا اور نبی اکرم اسی طرح تمام انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام کی مبارک زندگیاں باطل کی لڑائیوں میں گذریں۔

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے — ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں — چھیڑنا شیطاں کی عادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل — یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب — اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

ذیل میں چند ایک حوالے بطور نمونہ پیش ہیں تاکہ ناظرین

دیوبندی اور بریلوی کا فرق خود بخود معلوم کر سکیں اگرچہ اس کے بالمقابل فقیر نے توضیحاً اہل سنت کے عقائد و مسائل بھی لکھ دیئے ہیں

توحید یا توہین

دیوبندی

۱۔ دیوبندیوں کے مقتدار شید احمد گنگوہی کا شاگرد نار شید حسین علی ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد اور بعض دیگر علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ چنانچہ حسین علی اپنی تفسیر بلغۃ الحیران میں لکھتا ہے[1] "اور انسان خود مختار ہیں۔ اچھے کام کریں یا نہ کریں" اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ اور آیات قرآنی جیسا کہ ولیعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پہ منطبق ہیں۔

---

[1] تفسیر بلغۃ الحیران مطبوعہ حمایت اسلام بار اول صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸ اسی تفسیر کے صفحہ ۸ پر آخری سطر ہے یہ تقریریں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) نے غلام خان سے قلمبند کروائی ہیں اور بذات خود ان پر نظر ثانی فرمائی ہے۔